Lesson 2. Al-Baqarah (Ayaat 1 – 7): Day 14 سُوۡرَۃُ البَقَرَۃ کی تفسیر

ایک حدیث رسولؐ کا خلاصہ ہے۔ سورۃ بقرہ کو سیکھو، اِس کو لینا برکت ہے اور اس کو ترک کرنا حسرت ہے۔(احمد بن حنبلؒ) اور جہاں سورۃ بقرہ پڑھی جائے تو جادو گر وہاں اپنا کام نہیں کر سکتے۔

پھر آپ کچھ دیر خاموش رہے (رسول پاکؐ کا خاموش رہنا بھی احادیث میں نوٹ کیا گیا ہے)۔

پھر آپؐ نے فرمایا سورۃ آلِ عمران کو سیکھو، یہ دونوں نورانی سورتیں ہیں۔ یہ روزِ قیامت اپنے پڑھنے والے پر بادل یا سائبان یا پرندوں کے جھُنڈ کی مانند سایہ کرینگی۔ جب بندہ قبر سے اُٹھے گا (اپنے آپ کا قبر سے اُٹھنا محسوس کریں) تو آپ کو کوئی اجنبی ملے گا۔ اور کہے گا کہ کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ بندہ کہے گا، نہیں! تو وہ اجنبی کہے گا میں تیرا وہ قرآن ہوں جس کو تو پڑھتا تھا، میں تیرا وہ ساتھی ہوں جسے تو دِن اور رات میں پڑھتا تھا۔ ہر تاجر (اور کام کرنے والے) اپنی تجارت کے پیچھے ہوتے تھے۔ آج میں تیری تجارت ہوں۔ آج ملک تیرے دائیں ہاتھ میں اور خُلد (ہمیشگی) تیرے بائیں ہاتھ میں ہے۔ اُس کے سر پر تاج رکھا جائے گا اور اُسکے والدین کو قیمتی لباس پہنائیں جائینگے کہ ساری دُنیا والے مل کر بھی اُسکی قیمت ادا نہ کر سکیں گے (یہاں اپنے والدین کے بارے میں سوچیں)۔ وہ ماں باپ تعجّب سے پوچھیں گے کہ ہمیں یہ کیوں پہنائے گئے ہیں؟ تو جواب دیا جائے گا کہ تمھارے بچّے کے قرآن پڑھنے کی وجہ سے۔ پھر جواب دیا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنّت کے درجے اور بالا خانے چڑھتا جا۔ پھر وہ جنّت کے درجے چڑھتا جائے گا۔ (چاہے وہ جلدی جلدی پڑھے یا آہستہ آہستہ)

کئی روایات سے یہ بات پتا چلتی ہے کہ سورۃ البقرہ اور سورۃ آلِ عمران کی بہت فضیلتیں ہیں۔ دُنیا میں بھی خیر و برکت، جنّات اور جادو ٹونے، وہم، طبعیت کا اجھل ہونا (ڈیپریشن) سے بچاؤ حاصل ہو گا۔ اِس سورت میں بہت قیمتی آیات ہیں خاص طور پر آیت الکرسی اور اِسکی آخری دو آیات۔ جو عرش کے خزانوں میں سے ہیں وہ نبی پاکؐ کو عرش پر بُلا کر دی گئیں۔ سورۃ البقرہ میں قرآن پاک کی نزول کے اعتبار سے آخری آیت بھی ہے۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ إِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٨١﴾ سُوْرَةُ الْبَقَرَة

اور اس دن سے ڈرو جب کہ تم خدا کے حضور میں لوٹ کر جاؤ گے...

اور ہر شخص اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ پائے گا۔

حدیثِ رسولؐ کا خلاصہ ہے۔ کہ ایک جنگ کے موقع پر صحابہ کرامؓ کچھ سُست ہونے لگے۔ آپؐ نے فرمایا او درخت والو (یعنی درخت کے نیچے بیعت کرنے والو - حدیبیہ والا واقعہ) ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا اے سورۃ البقرہ والو! (یعنی سورۃ البقرہ کو یاد کرنے والو) تا کہ صحابہ کرامؓ میں جوش پیدا ہو جائے۔ آپؐ کی یہ آواز سُن کر صحابہ کرامؓ میں جوش آ گیا۔ آپؐ کی خوبی یہ تھی کہ آپؐ اِس طرح سے بات کرتے جو لوگوں کے دِل پر اَثر کرتی۔ اور اِسی طرح مہاجرین اور اَنصار بھی پھر ایکدوسرے کو یا اصحاب البقرہ کہا کرتے تھے۔

آج سے آپ کا بھی ایک نام ہونے والا ہے۔ جس دِن آپ بھی یہ سورت پڑھ لیں گی آپ کو بھی صاحبات البقرہ کہا جائے گا۔

- سورۃ البقرہ پہلی مدّنی سورت ہے(اِس سے پہلے مکّہ میں دو تہائی حصّہ نازل ہو چُکا تھا)اور اُنھیں توحید، رسالت اور آخرت کا پیغام دیا گیا تھا۔
- مکّہ میں مشرکین دُشمن ہو گئے تو مسلمان مدینہ میں آ گئے
- مسلمان مدینہ میں آئے تو یہاں تین طرح کے دُشمن تھے۔

1. مشرکین (اوس اور خزرج والے)
2. یہود (شام سے ہجرت کر کے آئے تھے) کیونکہ اُن کی کتاب سے گواہی ملتی تھی کہ مدینہ میں اللہ کے آخری رسولؐ سے ملاقات ہو گی۔ (آج کے حالات میں یہ کہہ لیں کہ ایک تو اللہ کا انکار کرنے والے دُشمن ہوتے ہیں اور دوسرے وہ جو اپنی طرف سے پہلے سے دین کا کام کر رہے ہیں اور ایک دُنیادار عام لوگ) شیطان پہلے سے دین کا کام کرنے والوں کے دِل میں یہ ڈال دیتا ہے کہ یہ نئے کام کرنے والے تم سے اسٹیٹس چھین لیں گے۔ لوگ تمھاری بات سُننا چھوڑ دیں گے۔ اور تمھاری ویلیو کم ہو جائے گی۔ یہود کو بھی نبی پاکؐ اور مسلمانوں سے حسد ہو گیا تھا
3. منافقین جو بظاہر مسلمان تھے۔ دیکھنے میں دیندار لیکن دِلوں میں کھوٹ تھی
4. بدّو، دیہاتی لوگ۔ مزدور طبقہ، بس تنخواہ دیں اور کام لے لیں زیادہ تر دین سے کچھ لینا دینا نہیں ہوتا۔ جدھر باقی لوگ چلتے ہیں اُدھر ہی یہ چل دیتے ہیں

دوسری بات یہاں یہ دیکھنے والی ہے کہ وقت گُزرنے کے ساتھ دین کی شکل بدل جاتی ہے۔ لوگ اپنی سمجھ سے اُس میں کچھ نہ کچھ شامل کرتے جاتے ہیں۔ دین اَصل میں ایک ہی ہے۔ قرآن اور حدیث۔

اور جن لوگوں نے دین میں کچھ نہ کچھ شامل کیا ہوتا ہے تو پھر اُن کی وجہ سے دین میں شکوک وشبہات پیدا ہو جاتے ہیں۔

اِس لئے بعض دین کا علم رکھنے والے لوگ چاہتے ہیں کہ عام لوگ قرآن وحدیث کا علم نہ سیکھ لیں تا کہ صرف اُن کا ہی لوگوں پر رُعب رہے۔ جیسا کہ نورالقرآن اَصل دین کو پیش کرتا ہے تو الزام لگتا ہے کہ وہابی ہیں اور اولیاءِ اکرامؒ کا احترام نہیں کرتے۔ حالانکہ قرآن وحدیث کی روشنی میں اَصل دین کو پیش کیا جاتا ہے اور اور تمام دینی خدمت کرنے والوں کا احترام بھی کیا جاتا ہے۔

سورۃ البقرہ کے دو حصّے ہیں

پہلا حصّہ ہجرت کے بعد سے لے کر غزوہ بدر تک کا ہے۔ (حجۃالوداع کی آیات اِسی میں شامل ہیں)

اللہ کے نام سے شروع کرتے ہیں۔ یہ سورۃ حروفِ مقطعات سے شروع ہوتی ہے۔ یہ لفظ قطع۔ توڑ سے ہے۔ اِن کو توڑ کر پڑھتے ہیں۔ ایک حرف کا اَجر دس نیکیاں ہیں۔ کُل ۱۴ حروفِ مقطعات ہیں۔

یہ زیادہ تر مکّی سورتوں کے شروع میں آتے ہیں لیکن اِن میں البقرہ اور آلِ عمران مدنی سورتیں بھی شامل ہیں۔ کل ۲۹ سورتوں کا آغاز اِن حروف سے ہوُا ہے۔ یہ ۱۴ حروف ہیں۔

ا، ل، م، ص، ر، ق، ی، ع، ط، س، ح، ک، ن۔

کچھ سورتیں حروفِ مقطعات سے کیوں شروع ہوئیں؟

1. یہ اللہ کی مرضی کہ وہ جیسے چاہے کرے۔ ہمیں اِس بحث میں نہیں پڑنا چاہئے

2. عربوں کا اسلوب تھا کہ وہ ایسے حروف استعمال کرتے تھے۔ تو قرآن نے وہی زبان استعمال کی جو عام فہم تھی۔ جیسے عام زبان میں ہائے یا بائے کہتے ہیں
3. توجّہ لینے کے لئے۔ کہ خاص بات شروع ہونے والی ہے۔ To get attention
4. عربوں کو بے بس کر دیا۔ وہ بھی اِن حروف کو نہ سمجھ سکے لیکن کوئی اعتراض بھی نہ کر سکے
5. یہاں سے حدیث کی اہمیت بھی واضع ہوتی ہے۔ اگر رسول پاکؐ ہمیں یہ سب نہ بتاتے تو کوئی اِن کو سمجھ نہ سکتا تھا
6. بعض لوگوں نے اِن کے کُتبے بنا کر گھروں میں لگا لئے ہیں۔ یہ عمل قرآن و سنّت سے ثابت نہیں ہوتا
7. عام عربی زبان قران کی زُبان سے مختلف ہے اور عربوں کو بھی اِن حروف کے معنی معلوم نہیں تھے۔

یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ یہ مالک بن سیف یہودی کے پراپیگنڈے کا جواب ہے۔

وہ شک ڈالتا تھا کہ یہ لوگ صحیح دین پیش نہیں کر رہے۔ تو اللہ کا جواب ہے کہ اِس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ اللہ کی کتاب ہے۔ یہ اللہ کے احکام ہیں۔ یہ قانون ہمیشہ تک کے لئے ہے۔ قیامت تک کے لئے ہے۔ یہ غلطیوں سے پاک ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ: اِس کو اللہ نے نازل کیا اور اِس کی حفاظت کا ذمّہ خود لیا ہے۔

اِس بات میں شک نہیں کہ اُمّتِ مسلمہ کی ترقّی اور غلبے کی بنیاد اِس کتاب پر عمل ہے۔

حدیثِ رسولؐ ہے۔ إِنَّ اللهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا ، وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ۔ عمرؓ۔ مسلم

بے شک االلہ اِس کتاب کی وجہ سے لوگوں کو بلند کرے گا(جو اِس پر عمل کرینگے)اور اِسکی وجہ سے پیچھے کرے گا(جو اِس سے دُور ہونگے)۔ قرآن کے زبر اور زیر میں بھی حکمت ہے۔

اور ھدایت تو متّقی لوگوں کے لئے ہے۔ ھدایت۔ راہ دکھانا۔ توفیق ملنا۔ نرمی کے ساتھ بتانا جو مطلب تک پہنچادے۔ زندگی گُزارنے کا طریقہ۔ ایسی ھدایت کہ جِس سے گمراہی اور شبہات کی تاریکی دُور ہو جائے۔ شُبہے کا دور ہو جانا۔ جاہلیت سے روشنی کی طرف آنا۔ صرف یہی کتاب روشنی کی طرف لاتی ہے۔ اللہ کا کلام ہے۔ اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے(جب حضرت آدم سے فرمایا کے۔۔۔)

فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَن تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

پس جب میری ھدایت آپکی طرف آجائے تو اُسکی پیروی کرو۔ جو کوئی اُس ھدایت کی پیروی کریگا تو اُسکے لئے کوئی خوف اور غم نہیں۔۔

جو پیروی نہ کرے اُس کے لئے دُنیا میں بھی غم اور ڈپریشن اور آخرت میں بھی عذاب۔

ھدایت کے چار طریقے:

1: رَبُّنَا الَّذِيٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۰﴾ سُوْرَۃُ طٰه

ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی شکل وصورت بخشی پھر راہ دکھائی

ہر چیز اپنی فطرت پر ہے۔ اللہ نے ہر چیز کو سکھا دیا ہے کہ اُسے کیا کرنا ہے۔

2:وحی۔ نبیوںؑ کے ذریعے اللہ ہماری رہنمائی فرماتا ہے۔

وَ جَعَلۡنَا مِنۡهُمۡ اَئِمَّةً يَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا۔۔۔ ﴿۲۴﴾ سُوۡرَةُ السَّجدَة

اور ان میں سے ہم نے پیشوا بنائے تھے جو ہمارے حکم سے ہدایت کیا کرتے تھے۔

3:تیّسر۔ بندہ جس کام کے لئے کوشش کرے اللہ اُس کو آسان کر دیتا ہے۔

وَالَّذِيۡنَ جَاهَدُوۡا فِيۡنَا لَنَهۡدِيَنَّهُمۡ سُبُلَنَا۔۔۔۔ ﴿۶۹﴾ سُوۡرَةُ العَنكبوت

اور جن لوگوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم اُن کو ضرور اپنے رستے دکھادیں گے۔

اِس میں آپ کے لئے خوشخبری ہے۔ آج آنا مشکل، تجوید مشکل۔ لفظی ترجمہ مشکل پھر سب آسان ہو جائے گا۔

4۔ توفیق۔ علم حاصل ہو گیا، پتا چل گیا اور پھر وہ نیک کام کرنے کی توفیق بھی مِل جائے۔

جنّتی جنّت میں جا کر سب سے پہلا جُملہ ہی یہ کہیں گے۔

الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ هَدٰٮنَا لِهٰذَا ۖ وَمَا كُنَّا لِنَهۡتَدِىَ لَوۡلَاۤ اَنۡ هَدٰٮنَا اللّٰهُ۔۔ ﴿۴۳﴾ سُوۡرَةُ الأعرَاف۔

اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو یہاں کا راستہ دکھایا اور اگر اللہ ہم کو رستہ نہ دکھاتا تو ہم راستہ نہ پاسکتے۔

اللہ نے بھٹکنے کے لئے پیدا نہیں کیا۔ اللہ کا نام ھادی بھی ہے۔ اللہ نے تو ھدایت واضع کر دی ہے اَب دُعا کریں کہ ہمیں توفیق مل جائے۔ یہ کتاب آپ کو زندگی گزارنا سکھاتی ہے۔

توریت کا علم یہودیوں نے عام لوگوں سے چُھپا دیا تھا۔ یہ ربّ کا ہمارے لئے پیغام ہے۔